صدر ایوب خاں

قد، ترکش کے تیر کی طرح سیدھا، بدن، دوہرا، رنگ، گوار، سُرخ و سفید۔ آنکھیں کچھ سوچتی ہوئیں، کچھ بولتی ہوئیں۔ کچھ کہتی ہوئیں ہر لحظہ متحرک۔ میر ہوتے تو اس عمر میں بھی مطلع کہہ لیتے۔ پیشانی شگفتہ، لیکن جھریوں کی طبع آزمائی سے خالی، چہرہ بہر حال غصہ کی لو دے جاتا ہے۔ جسم سڈول، ہر لباس کے لیے تصویر، ایک بے روک اور بے ٹوک انسان، جو زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند، خود سپاہی، سپاہی کے گھر میں پیدا ہوا۔ سپاہیانہ آغوش میں پلا۔ پنگھوڑی سے تلوار ہنا۔ نوشتۂ ازل ساتھ تھا۔ قدرت نے انگلی پکڑی۔ اتفاقات نے سہارا دیا، حالات نے پشتیبانی کی، سیاسیات نے ہچکی کھائی۔ جنرل ایوب صدر مملکت ہو گئے فیلڈ مارشل کا تاج پہنا۔ یہ اعتراف کیے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے کہ انھوں نے ملک کو گرد و غبار سے نکالا، سیاسی قمار خانہ توڑا، جو ٹوٹ رہے تھے، انھیں جوڑا، ہوا کا رُخ موڑا۔

لوگ انھیں سپاہیوں کی طرح کھرا کہتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ وہ پاکستانی فوج ظفر موج کے سردار رہے ہیں اور اب بھی سردار ہی ہیں۔ مزاج عسکری ہے۔ زبان لشکری، ذرا غور کیجیے اردو کے لغوی معنی لشکر کے ہیں اور پاکستان کی قومی زبان اردو ہے اب اگر صدر مملکت کا لب ولہجہ لشکری ہے تو یہ گویا اردو ہی کا لف و نشر مرتب ہو گیا ہے۔

ہر بڑے آدمی کا فیصلہ تاریخ کا فیصلہ بڑی دیر بعد صادر ہوتا ہے۔ صدر ایوب فی الواقع پاکستان کی تاریخ بنا رہے ہیں اور خود تاریخ کی شاہراہ پر ہیں۔ ان کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ عام سیاستدانوں کی طرح بات چھپا کے نہیں رکھتے۔ جو دل میں ہوتا ہے۔ توپ کے گولے کی طرح داغ دیتے ہیں۔ اکل کھرے ٹھیٹ انسان۔ ردیف و قافیہ ملانا نہیں جانتے، لیکن طبیعت کسی موضوع پر بند نہیں۔ طویل مشاہدہ عمیق تجربہ اور گہرا مطالعہ ان کی ذکاوت پر دال ہے۔ محاورہ ہے چو مکھی لڑنا۔ لیکن آج کل وہ پنج مکھی لڑ رہے ہیں۔ جب تک فوج میں تھے۔ ان کے سینے پر ملک کے بازوے شمشیر زن کا تمغہ آویزاں تھا۔ اب چھ برس سے

صدارت کا تمغہ بھی لٹک رہا ہے لیکن اس لٹک کے ساتھ کھٹک بھی ہے۔

سیاستدانوں سے نفرت ہے اور وہ بھی خم ٹھونک کر سامنے کھڑے ہیں۔ حمد[illegible] کا ایک غول ہے اور تناسب سے پنجہ آزما ہیں۔ حادثہ یہ ہے کہ انھوں نے خود بھی اپنے گرد سیادست دانوں کا کچرا جمع کر لیا ہے، جو واقعتہً مسجد کی لکڑی ہیں۔ سوختنی نہ فروختنی۔

بعض لوگ دور سے ان پر پتھراؤ کرتے ہیں، لیکن قریب جاتے ہوئے ڈرتے ہیں جن لوگوں نے انھیں نزدیک سے دیکھا ہے اس بات کی تردید نہیں کریں گے کہ ان کے وجود میں دورِ ماضی کے ناقابل تسخیر قلعوں کا بانکپن موجود ہے اور یہ حسن و خوبی خدائے بخشندہ ہی کے کرم سے حاصل ہوتی ہے۔

صدر ایوب خاں کو الفاظ کے اس آئینہ خانہ میں کماحقہ تلاش کیا جاسکتا ہے۔

☆☆☆☆☆